نظرات

۲، اکتوبر گاندھی جی کا یوم ولادت ہے اس دن ہندوستانی عوام ان کی یاد تازہ کرتے ہوئے ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کا عہد کرتے ہیں۔ کہیں ان کی یاد میں جلسے ہوتے ہیں اور کہیں ان کے حالات و خیالات پر مشتمل نظریات کی تشہیر اور ان کی زندگی کے مختلف ادوار کی تصویروں (فوٹوؤں) کی نمائشیں منعقد کی جاتی ہیں۔

ہندوستانی عوام گاندھی جی کو صرف اس حیثیت میں جانتے اور سمجھتے ہیں کہ گاندھی جی نے ہندوستان کی آزادی کی تحریک کا آغاز کیا اور ہندوستان سے غیر ملکی تسلط کو ختم کرنے کے لئے انہوں نے ہندوستانی عوام کو ترغیب دیتے ہوئے بیداری کی لہر پیدا کی اور اہنسا (عدم تشدد) کے ذریعہ تحریک آزادی کو چلایا جو بالآخر ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان سے غیر ملکی تسلط کے خاتمہ اور ہندوستان کی مکمل آزادی کی حصولیابی کے ساتھ کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ لیکن کسی کو ہمارا مطلب ہے آزادی کے بعد کی ہندوستانی نسل کو یہ علم و معلومات قطعاً حاصل نہیں ہیں کہ گاندھی جی نے آخر اتنے بڑے سامراجیہ سے جس کی حکومت میں سورج غروب نہ ہوتا تھا، کس طرح زبردست ٹکر لی اور وہ بھی عدم تشدد کے بلا ضرر حربہ کے ذریعہ۔ اور اس بات پر مورخین کو شاید ہی کوئی اختلاف ہو کہ گاندھی جی کی قیادت ہی کا ثمرہ تھا کہ ہندوستان میں انگریز سامراجیہ کی حکمرانی کی جڑیں ہل گئیں اور اس کو ہندوستان سے اپنا بوریہ بستر اسمیٹ سمٹا کر باہر نکلنے ہی میں اپنی عافیت محسوس ہوئی۔

گاندھی جی کی قیادت میں تحریک آزادی کامیاب کیوں کر ہوئی۔ اس کے اسباب میں سب سے بڑا سبب تو یہ ہے کہ انہوں نے ہندوستان میں لوگوں کو آپس میں ملایا ایک کیا کسی کا بھی قد چھوٹا نہ

سمجھا سب کو برابر گردانتے ہوئے سب کو ساتھ لے کر آزادی تحریک کا جھنڈا بلند کیا۔ ہندو مسلمان سکھ عیسائی سب کو ہندوستان کا باشندہ سمجھتے ہوئے اسے آزادی ہند میں برابر کا شریک سمجھا۔ ہندوستان میں صدیوں سے چلی آرہی چھوا چھوت کی لعنت کو ختم کرنے پر زور دیا سب کو مساوات سے مل جل کر رہنے کی ضرورت پر زور دیا۔ وہ سمجھتے تھے کہ ذات پات کی تفریق اور فرقہ وارانہ بھید بھاؤ کے خلاف ہندوستانیوں میں جذبہ پیدا ہوئے بغیر ہم آزاد ہندوستان کا خواب حقیقت میں تبدیل ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ اور انگریزی سامراجیہ کی پہلی چال و کوشش یہ تھی کہ ہندوستان ذات پات کی تفریق اور فرقہ وارانہ منافرت سے پاک نہ ہونے پائے اس کے لئے اس نے ہندوستان ہی میں سے چند لوگوں کو ورغلایا اور انھیں مذہب کی آڑ میں اپنی ان شیطانی اور غیر انسانی حرکات کو انجام دینے کے لئے کمربستہ کر دیا چنانچہ انہوں نے مختلف ناموں سے تنظیمیں قائم کیں ہندو اور مسلم نام کی تنظیمیں معرض وجود میں آکر ہندوستانیوں کو آپس میں لڑانے کے خطرناک کھیل میں منہمک و مشغول ہوگئیں۔ جس کی وجہ سے آزادی کی تحریک میں روکاوٹیں آئیں۔ اور ہندو مسلمان بجائے اپنے دشمن آزادی انگریز سامراجیہ کے خلاف نبرد آزما ہونے کے بجائے آپس میں ایک دوسرے کے خلاف لڑنے جھگڑنے کے لئے آمنے سامنے ہو گئے۔ کبھی مندر و مسجد کے نام پر کبھی تاریخ کے جھوٹے قصے کہانیوں کی آڑ میں اور کبھی کسی بے بات کی بات پر الجھنے مرنے پر آمادہ نظر آنے لگے۔

گاندھی جی کی دور اندیشی تدبر و فراست قدم قدم پر ہندوستانیوں کو ان بیکار کی باتوں میں پڑنے سے روکتی رہی۔ ایک طرف انہوں نے خلافت تحریک کا ساتھ دیکر فرقہ وارانہ اتحاد قائم کرنے میں بڑا ہی اچھا رول ادا کیا اور دوسری طرف انہوں نے ہندوستانیوں کو اس لعنت سے چھٹکارہ دلانے میں اہم کردار نبھایا جسے ذات پات کہتے ہیں اور جس نے ہندوستانی سماج میں مذہب کا جامہ پہن کر زہر گھولا ہوا تھا۔ اور یہ واقعی ان کا بہت بڑا کارنامہ تھا کہ ایسے مشکل حالات میں انہوں نے ہندوستانیوں کے بیچ میں کام کیا جب آزادی کی تحریک میں جان ڈالنے کے لئے نمک ستیہ گرہ شروع کیا تو اس وقت مسلمانوں کے معتدر رہنماؤں اور علماء کرام نے گاندھی جی کی ہر طرح مدد و ستائش کی ادارہ ندوۃ المصنفین اور رسالہ برہان کے بانی مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمن عثمانیؒ نے نمک

ستیہ گرہ کے وقت گاندھی جی کی ہر طرح رہنمائی کی۔ گاندھی جی انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ اس دوران میں حضرت مفکر ملت مفتی عتیق الرحمان عثمانیؒ سے نہ صرف رائے و مشورہ حاصل کیا کرتے بلکہ ان کی صلاح ہی سے تک ستیہ گرہ تحریک چلایا کرتے۔ مفتی صاحبؒ نے بھی اسے وقت کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے مسلمانوں کو اسمیں پورے طریقہ سے شریک ہونے کی ترغیب دی۔ جسکے نتیجہ میں تک ستیہ گرہ کی تحریک انگریز سامراج کی ہندوستان سے بے دخلی کا سنگ بنیاد ثابت ہوئی۔ آزاد ہندوستان کی نئی نسل اس بات سے واقف ہی نہیں ہے۔ یہ افسوسناک امر نہیں تو اور کیا ہے؟۔

گاندھی جی کی کامیاب قیادت کی بدولت ہندوستان آزاد ہوا مگر آزاد ہندوستان میں گاندھی جی کی قربانیوں اور ان کی تعلیمات کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا یا بھلا دیا گیا یا جان بوجھ کر اسے سرد خانے میں ڈال دیا گیا۔ حالانکہ آزاد ہندوستان میں گاندھی جی کی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور اس پر عمل پیرا ہونے کی سخت ترین ضرورت تھی۔ مگر افسوس وہ اقتدار کی ہوس میں فراموش کر دی گئی۔ آج ہندوستان میں گاندھی جی کی تعلیمات کے علی الرغم کام ہو رہا ہے۔ آزاد ہند کا تصور ہر ہندوستانی کا تصور تھا ہندوستان کی آزادی کی لڑائی ہر ہندوستانی کی قربانیوں کا نتیجہ ہے مگر آزاد ہندوستان میں یہ سب بھلا دیا گیا اور صرف ایک ہی فرقہ کو آزادی کا لطف و فائدہ حاصل کرنے کا اہل گردانا جانے لگا۔ اور دوسرے فرقوں کو غدار اور نہ معلوم کیا کیا حقارت آمیز القاب سے یاد کرنا ہی "راشٹر بھکتی" سمجھا جانے لگا۔ بابری مسجد کا انہدام گاندھی جی کی تعلیمات کا انہدام ہے گاندھی کے اصولوں و آدرشوں کا قتل ہے اور کمال کی بات تو یہ ہے کہ جو اس کے ذمہ دار ہیں وہ بے غیرتوں کی طرح گاندھی جی کے آزاد ہندوستان میں ڈھٹائی سے مست گھوم پھر رہے ہیں سینہ چوڑا کئے ہوئے ہندوستانی عوام میں اپنے آپ کو سب سے بڑا دیش بھگت ثابت کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ گاندھی جی کے ساتھ تو ہے ہی بداخلاقی ان کے مثالی ہندوستان کے ساتھ بھی بدترین قسم کی غداری کہنے میں ہمیں کوئی عار نہیں ہے — لیکن دکھ کی بات تو یہ ہے کہ ابھی ہمارے ساتھ یہ بات کہنے کے لئے عوام الناس کی وہ کثیر تعداد نہیں ہے جس کا تصور و اندازہ گاندھی جی کے دیش میں ہمیں تھا — جب تک ہم گاندھی جی کے اصولوں و آدرشوں کو ہندوستان کے ہر شہری کے دل و دماغ میں نہ بٹھا دیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہندوستانیوں کو نہ راغب کر دیں اس وقت تک ہمیں گاندھی جی کا یوم ولادت منانے میں صحیح معنوں میں خوشی حاصل